تو تمہارا ایمان مکمل نہیں ہے'' مسلمان ہونے کی حیثیت سے آپ ﷺ سے ہماری محبت ہر چیز سے بڑھ کر ہونا چاہیے اور یہی محبت طلبہ میں پیدا کرنا چاہیے۔ بچے زیادہ تر واقعات اور کہانیوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ اس لیے بچوں کو آپ ﷺ کی زندگی سے متعلق اخلاقیات پر مبنی چھوٹی چھوٹی کہانیاں سنائی جائیں اور ان کو عمل کرنے پر بھی اُبھاریں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ خود استاد عمل کر کے دکھائیں۔ مثلاً استاد کلاس میں داخل ہوتے وقت سلام کریں، سبق شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں، نماز کے وقت سارے کام چھوڑ کر مسجد کی طرف چلے جائیں۔ استاد کو عمل کرتا دیکھ کر طلباء بھی عمل کریں گے۔ حضور ﷺ کی بتائی ہوئی چھوٹی چھوٹی دعائیں بھی بچوں سے یاد کروائی جائیں۔ دعائیں یاد کرانے کے لیے Drill Method استعمال کریں۔

۳۔ والدین سے حسن اخلاق:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ''والدین کو اُف تک مت کہو۔'' [بنی اسرائیل: ۲۴] قرآن وسنت میں جابجا والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کا حکم ملتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''اس شخص کے لیے تباہی ہے جس نے والدین میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور جنت حاصل نہ کر سکا۔'' [متفق علیہ] اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری کر کے جنت حاصل کی جا سکتی ہے۔ نبی ﷺ کے والدین تو آپ ﷺ کے بچپنے میں ہی وفات پا چکے تھے۔ بی بی حلیمہ سعدیہؓ آپ ﷺ کی رضائی ماں تھیں، آپ ﷺ کو ان سے بے پناہ محبت تھی۔

استاد کے لیے ضروری کہ وہ طلبہ کو والدین کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے کی تعلیم دے او اس کی اہمیت واضح کرے۔ طلبہ کو والدین کے درجات کی بلندی کے لیے یہ قرآنی دعا سکھائی جائے: ﴿ رب ارحمهما كما ربياني صغيرا ﴾ [بنی اسرائیل ۲۴]

والدین سے حسن اخلاق کے سلسلے میں مندرجہ ذیل عملی اقدامات کی تلقین کریں:

- سکول آتے ہوئے والدین کو سلام کریں اور سکول سے جا کر والدین کو سلام کرتے ہوئے گھر میں داخل ہوں۔
- اگر والدین کسی کام کا حکم دیں تو اس کام کو احسن طریقے سے سرانجام دیں۔
- اگر کسی معاملے میں والدین سے ڈانٹ ڈپٹ پڑے تو اسے برداشت کریں۔
- والدین سے کبھی جھوٹ مت بولیں۔
- ہوم ورک روزانہ والدین کو دکھائیں۔
- والدین کو تنگ بالکل نہ کریں۔

اس کے علاوہ والدین کے ساتھ حسن اخلاق سے متعلق کہانیاں بچوں کو سنائیں۔

تصحیح مفاہیم قسط:۲

ڈاکٹر ابراہیم عبدالرحیم اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ

نظر بد اور اس کا علاج

نظر بد کی تأثیر کا سبب : یہاں اس سوال کا جواب دینا ضروری ہے کہ انسان کے جسم کو چھوئے بغیر ایک شخص کی نظر کی تأثیر دوسرے پر کیوں کر ممکن ہے؟ اس کا سیدھا جواب تو یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''العین حق'' تو کسی مومن کے لیے ''کیوں'' کہنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وما ینطق عن الھوی ۞ إن ھو إلا وحی یوحی ۞﴾ [النجم:۳۔۴] ''جو کچھ ان (ﷺ) کی زبان سے نکلتا ہے، وہ وحی ہی ہوتی ہے۔''

پھر بھی علماء نے اس کے مختلف اسباب بیان کیے ہیں۔ امام ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ نظر بد کی تأثیر جسمانی ملاپ پر منحصر نہیں، جیسا کہ بعض طبیعت اور شریعت سے نابلد لوگوں کا خیال ہے۔ بلکہ اس کی تأثیر کبھی جسمانی ملاپ سے، کبھی ملاقات سے، کبھی صرف دیکھنے، کبھی انسانی روح کے دوسرے شخص کی جانب متوجہ ہونے سے، کبھی دم جھاڑ سے اور کبھی وہم و تخیل سے ہوتی ہے۔ اور نظر بد لگانے والے کی تأثیر صرف دیکھنے پر بھی منحصر نہیں بلکہ بعض دفعہ کسی نابینا کو کسی چیز کی صفات بیان کی جائیں تو اس کے نفس کی تأثیر بھی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم اور روح میں مختلف طاقتیں اور طبیعتیں پیدا کی ہیں۔ ان میں بہت ساری مؤثر کیفیات اور خصوصیات پنہاں رکھی ہیں۔ اور کسی عاقل کے لیے اجسام میں روحوں کی تأثیر کا انکار ممکن نہیں، کیونکہ یہ ایک معروف چیز ہے۔ جیسے کہ آپ دیکھتے ہیں کہ کسی کو جب شرمندگی ہوتی ہے تو اس کا چہرہ کتنا سرخ ہوتا ہے اور جب کسی کو ڈر لگتا ہے تو اس کا چہرہ کتنا پیلا پڑ جاتا ہے! یہ سب جسم میں روح کی تأثیر سے ہی ہوتا ہے۔ اور بہت سے لوگوں نے انسان کو نظر بد سے بیمار ہوتے اور قوت مضمحل ہوتے دیکھا ہے، یہ روح کی تأثیر ہی کا نتیجہ ہے۔ روح اور نگاہ کے مضبوط ربط و تعلق کی وجہ سے اس کو ''نظر بد'' سے تعبیر کیا جاتا ہے ورنہ تأثیر نظر کی نہیں بلکہ ''روح'' کی ہی ہوتی ہے۔

ارواح طبیعت، خاصیت، طاقت اور کیفیت میں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوتی ہیں۔ حاسد کی روح محسود کے لیے مضر ہوتی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حسد حاسد کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم دیا۔ اور حاسد کے حسد کی تأثیر محسود میں اظہر من الشمس ہے۔ یہی حسد نظر بد کی بنیاد ہے، حاسد کا حسد سے پُر خبیث نفس جب محسود کے سامنے ہوتا ہے تو اس میں پنہاں خبیث کیفیت محسود میں اثر انداز ہوتی ہے، اس کی واضح مثال افعیٰ (خبیث قسم کے زہریلے سانپ) سے دی